حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں، اصم نے عباس دوری سے بیان کیا ہے کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے فرمایا:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے افضل ترین افراد بالترتیب یہ ہیں: ابوبکر، عمر، عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہم۔ یہ ہمارا اور ہمارے ائمہ کا مذہب ہے۔''❶

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں، ابو احمد زبیری وغیرہ نے مالک بن مغول سے اور انہوں نے عقیل سے روایت کی ہے کہ شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''مجھے علقمہ کہنے لگے کہ جانتے ہو اس امت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی کیا مثال ہے؟ میں نے کہا: ''آپ ہی فرمائیے۔'' فرمانے لگے: ''ان کی مثال عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرح ہے۔ کچھ لوگوں نے ان سے بے تکی محبت کی جس کی بنا پر وہ گمراہ ہوگئے اور کچھ لوگوں نے ان سے بلاوجہ بغض رکھا اور وہ بھی گمراہ ہوگئے۔''❷

علقمہ رحمہ اللہ کا اشارہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف ہے اور علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں روافض اور خوارج کی طرف ہے۔ علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے مزید فرمایا:

''اس بات پر اہل اسلام کا اجماع ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے، ہجرت کی، جنگ بدر اور صلح حدیبیہ میں حاضر تھے، بلکہ تمام معروف جنگوں میں شریک ہوئے اور بدر، احد، خندق اور خیبر میں عظیم کارنامے سرانجام دیئے اور اہل اسلام کو بہت فائدہ پہنچایا۔ نتیجتاً بہت بلند مقام حاصل کیا۔ بہت سی جنگوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں رہا۔ جنگ

---

❶ الاستيعاب حاشية الاصابة: ٣/٥٢.

❷ الاستيعاب حاشية الاصابة: ٣/٦٥.

بدر میں بھی صحیح رائے کے مطابق جھنڈا انہی کے ہاتھ میں تھا۔غزوۂ احد میں جب مسلمانوں کے علم بردار سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرما دیا۔'' [1]

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما علی رضی اللہ عنہ کا حد درجہ احترام کرتے تھے۔ان کو بلکہ تمام بنو ہاشم کو وظائف وغیرہ میں دوسرے صحابہ سے بہت مقدم رکھتے تھے۔ رتبہ و احترام، محبت وعقیدت اور توصیف و تعظیم میں ان کو بلند مرتبہ جانتے تھے اور دوسرے صحابہ سے انہیں افضل سمجھتے تھے، کیونکہ ان کو فضیلت اللہ تعالیٰ نے عطا کی تھی۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سیدنا ابو بکر عمر رضی اللہ عنہما کی زبان سے کبھی کوئی بری بات نہیں سنی گئی، بلکہ بنو ہاشم میں سے کسی کے بارے میں بھی کوئی برا کلمہ کبھی ان کی زبان پر نہیں آیا تھا۔اسی طرح یہ بات بھی قطعاً ثابت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی شیخین سے محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ان کی تعظیم کرتے تھے اور انہیں پوری امت میں سے افضل خیال کرتے تھے اور ان کے بارے میں کبھی کوئی برا کلمہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زبان پر نہیں آیا۔نہ کبھی انہوں نے یہ کہا کہ میں شیخین سے بڑھ کر خلافت کا مستحق ہوں۔ جو شخص بھی تاریخی حقائق اور معتبر روایات سے واقفیت رکھتا ہے وہ اس بات سے بخوبی واقف ہے۔'' [2]

انہوں نے مزید فرمایا:

''رہے علی رضی اللہ عنہ تو تمام اہل سنت ان سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں اور علانیہ طور پر انہیں خلفائے راشدین اور ہدایت یافتہ ائمہ میں سے شمار کرتے ہیں۔'' [3]

---

[1] الاستیعاب حاشیة الاصابة : ۳/ ۳۳.

[2] منهاج السنة النبوية : ۶/ ۱۷۸.

[3] منهاج السنة النبوية : ۶/ ۱۸.